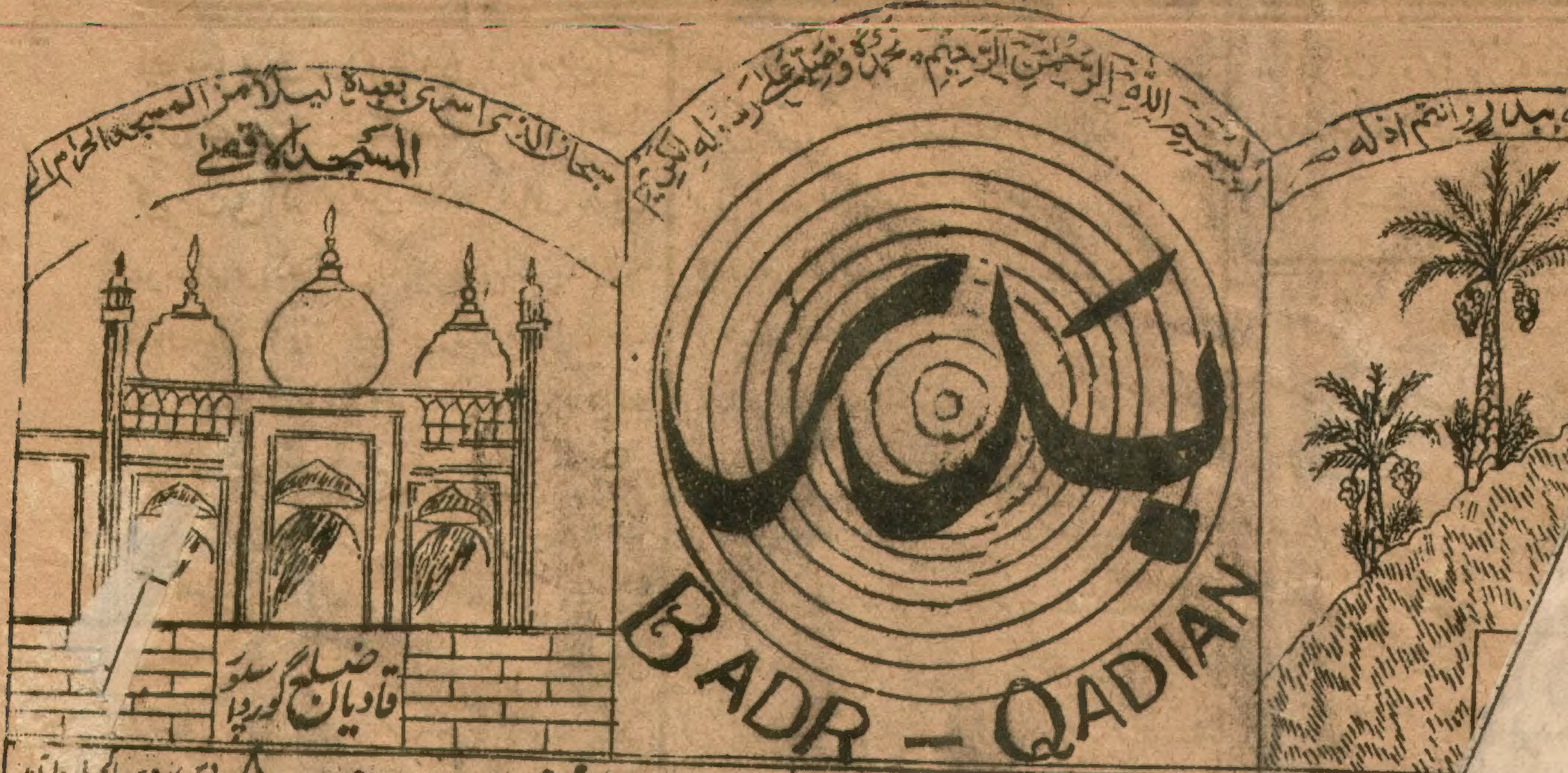

دس روپیہ یا کم آمد والوں سے

یا تو گر آئی چھاور قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض جو دارالامان بینی

نمبر ۳۹

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

جلد ۷

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

Digitized by Khilafat Library

دو عظیم الشان نشان

مبارک تھا وہ مسیح ہاں وہ میرا آقا مسیح موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ اور مجھ سے پوچھو تو ایک ایک منٹ خدا تعالیٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا دصال بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفوں پر کاری حربہ چلا تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفسد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی ہاتھوں سے سیاہ پوڈر مل لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخربون بیوتھم بایدیھم و یوم یعض الظالم علی یدیہ مگر سخت جانی یا لعبارت دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذبوحی باقی تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں بجھے ہوئے دو خنجر چلائے تا پھر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا سکے اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل ان میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر میں درج ہے۔ دیکھیں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے پھر دیکھو الندار کا ٹائیٹل پیج

الندا من وحی السماء

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہی آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا تعالیٰ کے ان الفاظ کو مد نظر رکھ کر **حیدر آباد دکن** کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی:۔ اللہ اکبر! حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی ایک مختصر سی ندی جس کو برساتی نالہ سے بڑھ کر نہ کہنا چاہئے۔ اس کی طغیانی سے کیسی محشر خیز تباہی پھیلی۔ جو غضب الٰہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ وہاں بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا۔ اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل گنج اور ریزیڈنسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ سر سالار جنگ مرحوم کا نصف محل منہدم ہو گیا۔ ریزیڈنسی کی پختہ فوجی بارکیں سیلاب کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اور یہ سب ہنگامۂ محشر ایک ہی دن میں بپا ہوا۔ کیونکہ دو شنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں ایک ہسپتال معہ مریضوں کے بہ گیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد سکندر آباد ریلوے کا سلسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ نواب افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے ۲۴ اکتوبر تک جس قدر خبریں آئیں اُن سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے ۱۹۰۴ء کا خوفناک زلزلہ کانگڑہ ابھی لوگوں کو بھولا نہ ہوگا جہاں چشم زدن میں پچاس ہزار جانیں تلف ہوئیں تھیں مگر بہ اندازہ عرصہ کے بعد محقق ہو سکا تھا ایسے ہی حیدر آباد کی افسوسناک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی زمین کیسی المناک حقیقت مخفی رکھتی ہو۔ خداوند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

اور پھر دوسرے اکناف عالم میں ڈیرہ غازیخان۔ ضلع لائلپور۔ شور کوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں، تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے۔

باقی رہے کافر سو وہ ابتدا ہی سے قد مس آبائنا الضراء والسراء کہتے چلے آئے ہیں
گو وہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دوم پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کا بدر دیکھئے حمٓ تلک آیات الکتاب المبین کی نسبت فرمایا۔ کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم)۔ اور پھر فرمایا کہ "بیمار بہت چیخیں مارتا ہے" یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہٖ یہی حالت تھی آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۳) ماتم کدہ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار۔ چھاپ کر شائع کیا گیا۔

اُٹھنے یہ بیمار فوت ہو جائیگی پھر چونکہ سل کا مرض ایک متعدی مرض ہے اس لئے بشارت کے لئے فرمایا کہ انی احافظ کل من فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو ساری۔ پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں۔ تاکہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف میں نہ گزریں۔ اور حسب الہام "امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا"۔ بلکہ "دوبارہ زندگی" عطا ہوئی۔ گو "زندگی منسوخ شدہ" تھی۔

کون ہے سوائے اُس عالم الغیب ذات کے جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس صفائی سے چھ ماہ قبل بتلا سکے اور حق کے دشمن کے سوا کون ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کو جو ایسے اقتداری دعاوی کے ساتھ پوری ہوئی۔ جھٹلائے

ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ منظور محمد کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام "عالم کباب" ہوگا۔ اور اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دُنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی"۔ اب جب کہ منظور محمد کی بیوی مر چکی ہے تو یہ پیشگوئی کہاں گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس تحریر کی بنا ۲۲ فروری سنہ ۶ کے مکاشفہ پر ہے جہاں یہ لکھا کہ "دیکھا منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے"۔ پیچھے فرمایا کہ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی۔ کہ وہ منظور محمد کون ہے۔ اگر خدا کے علم میں زلزلہ مقدر ہے۔ تو جو محمد کا منظور ہوگا۔ اُس کے گھر میں جو محمدی بیگم ہوگی۔ اُس کے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں اس کے دس نام ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہی موعود لڑکا ہو۔ جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔ پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو۔ اس کا حال حاملہ کے بطن کی طرح ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کیا ہے۔ اور اگر ہے کہ خدا کے علم میں بھی یہی منظور محمد مراد ہے۔ تو پھر بے جیم کے رہنے والے سُن رکھیں۔ ہمارا خدا قادر خدا ہے۔ اور اُس کی شان ہے۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ پس اس کی حکمت بالغہ نے جب زلزلہ کو منسوخ کر دیا۔ تو زلزلہ کی شرائط کو بھی محو کر دیا۔ اور اس نسخ کا علم ہمیں الہام ماتم کدہ سے ہوتا ہے۔ فالحمد للّٰہ رب العالمین۔

اے منکرو! تم خدا کا شکر کرو۔ کہ عذاب الٰہی تم سے ٹل گیا۔ کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے۔ افسوس ہے تمہاری عقلوں پر۔ تمہیں تو چاہئے کہ اس رحمۃ للعالمین مسیح موعود کے خلیفے کے قدموں کو بوسہ دو۔ جس کی دعائیں ابر رحمت بن کر تم پر برسیں توبہ کرو۔ اور یہ شوخیاں چھوڑ دو۔ ابھی خدا کا غضب کُلی طور سے دُنیا پر سے نہیں اُٹھا۔

"طاعون چلا گیا (یا کم ہو گیا) پر بخار باقی ہے"

کیسا بخار عالمگیر بخار جس سے ایک دُنیا بول اُٹھی "ایک اور قیامت برپا ہوئی"۔

طاعون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ان اجرام کی نوجوں کا تعلق اسی جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء سے تھا۔ اور پھر آئے دن کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر بجلیے بنتے رہنا بھی ضرور تھا۔ تا ثابت ہوا۔ کہ غلام محمد کو بروز محمد و احمد بنا کر بھیجنے والا خدا اُس کے متبعین کے ساتھ ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ ایسی چند ایک پیشگوئیاں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے ماموریں اللّٰہ کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ آیات میں متشابہات کا ہونا ضروری ہے۔ تا حد عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا اجر ضایع نہ ہو۔ اور دین نااہلوں کے پاس نہ چلا جائے بلکہ الیٰ الذین سے تمیز ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ محمدی بیگم کی اولاد کی اولاد سے یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور اس کی مثالیں منہاج نبوت میں موجود ہیں۔ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے متعلق کوئی ہے۔ تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ وہ مسیح کی پیشگوئی "ماتم کدہ" کے بعد شایع کی گئی۔

اور پھر ایک دو روپوں کا مالک ہو کر کوئی اُس کے مقابلہ میں دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ جیسے ہزاروں نشان دیئے گئے ہیں +

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اُٹھا کر لائے ہیں۔ یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو دفع کرتی ہے۔ سستی کو اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے۔ قیمت ۲ ماشہ ۹ر ۴ ماشہ ۱۲ر۔ ایک تولہ ۱ر۔ ۲ تولہ عہ ۱۲ر۔ پانچ تولہ للعہ محصول ذمہ خریدار

محمد صادق عفی اللّٰہ عنہ

کچھ اور دیکھ لیتے +

(ٹوٹے ہوئے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم)

۱۔ وہ چہرہ منور کچھ اور دیکھ لیتے
وہ دستان و دلبر کچھ اور دیکھ لیتے

۲۔ ہوا عشق جس کی تابندہ اور فرع اس پر
اس نخل کا گل تر کچھ اور دیکھ لیتے

۳۔ کیا کاٹتی غضب کی۔ دشمن کی صف اُلٹ دی
تیغ نبی کے جوہر کچھ اور دیکھ لیتے

۴۔ وہ ظہر و عصر آ کر۔ کچھ دیر بیٹھ جانا
وہ جلوہ مکرر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۵۔ ہر روز ہو میسر۔ دیدار روئے انور
یہ خوبی مقدر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۶۔ خوشبو پہنچتی جن کی ہے شام تا بجا تک
وہ گیسوئے معنبر کچھ اور دیکھ لیتے

۷۔ وہ حسن مجتبائی۔ وہ خلق مصطفائی
وہ شان رب اکبر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۸۔ وہ لطف و مہربانی۔ وہ ذوق قدردانی
وہ دلربائی منظر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

۹۔ جب پیالے آنکھ بھر بھر کے جام وحدت
وہ معرفت کا کوثر۔ کچھ اور دیکھ لیتے

اکمل

نابینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا اُن تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے۔ اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا ناظرین اپنی قیمتی راؤں سے مطلع فرماویں

اڈیٹر

اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْھُہٗ تَرَبَّدَا

اگر زمین کے دھنس جانیسے وہ لوگ مغلوب ہوئے تو انکا چہرہ متغیر ہوا

ھُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ ھُجَّدًا

انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے میں تیر پر شبخون مارا

وَاَقْتَلُوْنَا رُکَّعًا وَّسُجَّدًا

اور ان لوگوں نے ہمکو رکوع اور سجدہ میں مار دیا

وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتَ اَدْعُوْا اَحَدًا

اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں نا سنتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کے طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ یَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ

اُدہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان نے اپنے رئیس کو اس بد فعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کیواسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی خبر ابتک نہیں ہوئی۔ اس خیال پر اسنے اپنے دل میں ایکسی چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپنے ابو سفیان کو جواب دیا کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا۔ کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپنے فرمایا الحال سابق عہد و پیمان ہی کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا ابو سفیان کے جانیکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خونبہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔ اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام ہاں سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بے ایمانی۔ اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے لئے آپنے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملے میں وہ اخلاق اور نرمی شریعت کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا۔ جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر جبر مسلمان نہ کیا گیا۔

سورۃ الحجرات

رکوع .... اوّل

ترتیب۔ اوپر کی سورہ میں مومنوں اور منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں۔ اور اس سورہ میں رسول ؐ کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آیت ۱۔ اَیُّھَا تنبیہ کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں سنو جی۔ لَا تُقَدِّمُوْا۔ مقابلہ نکرو اللہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ مان لو اُسکے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نکرو۔ مومن کو چاہئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑھے مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس مع الیسا بڑھتے ہیں کہ انمیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی فرق نہ رہکر مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی شریعت کے کاموں میں بھی اسقدر تحقیق اور چھان بین کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے کہ توہمات تک بات پہنچ جائے اور جس حد کو اللہ اور اُسکے رسول نے قائم کیا ہے اُس سے انسان آگے نکل جائے

آیت ۲۔ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ۔ اپنی تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح نہ دو ایسا نہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں۔

آیت ۳۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی محنت کا جانچنا کہ کسقدر محنت کسی نے کی ہے۔

آیت ۷۔ لَعَنِتُّمْ۔ تمہیں تکلیف ہو۔ تمہاری رائے ہمیشہ صائب نہیں ہوتی۔ نبی جو کام کرتا ہے وہ منشائے ایزدی کے مطابق ہوتا ہے اگر نبی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہو۔

آیت ۹۔ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ۔

یہانتک کہ رجوع کرے طرف امر اللہ کے - باغی
اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اسے
معاف کردینا چاہئیے - رکوع دوم

آیت ع۱ لَا یَسْخَرْ - کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہیے
کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئیے - ممکن ہے
کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اُسے مومن بن جانیکی توفیق
عطا فرمادے - غریب کی بھی حقارت نہیں چاہئیے
بہت سے غریب امیر بھی ہوجاتے ہیں - صوفیا نے سالک کو
نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرایا ہے - کہ ان مجالس
میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے - بعض
بزرگ صحابی مثلاً زبیر - صہیب سب غلام تھے عبدالملک
کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے سب کے سب غلام تھے - بخاری
علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے - حسن ز بصرہ بلال از
حبش صہیب از روم ؛ ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ
بوالعجبی است - ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری ہے
جس میں ہو اسے چاہئیے کہ جلد اسکے علاج کیطرف متوجہ
ہوجائے - لَا تَلْمِزُوْا - مت طعنہ دو -
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ - بُرا نام رکھنے والا
فاسق ہوتا ہے - ایسا نہ ہو کہ بُرے نام رکھکے تم بھی اُنمیں
میں داخل ہوجاؤ -

ع۲ اِجْتَنِبُوْا - پرہیز کرو - ظن سے مراد بدظنی ہے
بہت سی بدظنیاں انسان کو گناہ گار کردیتی ہیں -
پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمانی کرتا ہے - پھر
اُسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے - ہر ایک نزاع
سوءظن سے ہی پیدا ہوتا ہے - روافض نے تمام صحابہ
پر ظنی کی - خارجیوں نے حضرت علی پر بدظنی کی
آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بدظنی کہ وہ کبھی
کے گناہ نہیں بخش سکتا -

ع۴ اَسْلَمْنَا - فرمانبردار ہوگئے -

لات - یلوت } نقص کرنا
لات یلیت

ع۵ جَاهَدُوْا - اپنے اعمال سے اپنا ایمان
دکھاتے ہیں - نہ کہ صرف اقوال سے -

ع۶ اَتُعَلِّمُوْنَ - کیا تم جتلاتے ہو -
احسان ظاہر کرتے ہو -

سورہ ق
رکوع اول

آیت ع۱ قٓ - قف - ٹھیرو - غور کرو
قٓ - قادر خدا - قیامت کے ثبوت کیواسطے -
قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل
کے پیش کی گئی ہیں -
وَالْقُرْاٰنِ - قرآن کی قسم ہے - خود اس
قرآن کو پڑھکر دیکھو - خود یہ کتاب محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا
ایک بین ثبوت ہے -

آیت ع۴
قَدْ عَلِمْنَا - تمہارے جو اجزا کم ہوجاتے
ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں -

آیت ع۵
اَمْرٍ مَّرِیْجٍ - جس بات پر کسیکو قرار نہو
مضطرب - وبے قرار - یہی حال غیر مسلمین
کا ہے - وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں
رکھتے فقط قیاسات ہیں -

آیت ع۶
اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا - آسمان کیطرف اشارہ
کرکے فرماتا ہے کہ اسیطرف دیکھو کیا عظیم
الشان کارخانہ ہے - کیا اس نظام کا مالک
قادر نہیں کہ تمکو پھر پیدا کرے - اچھا اگر
وہ نہیں دیکھ سکتے تو ع۷ وَالْاَرْضَ
زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں
ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم
احاطہ نہیں کرسکتے - فُرُوْجٍ - نقص کمزوری

ع۷
زَوْجٍ - نر اور مادہ

ع۸
تَبْصِرَةً - دائمی نشان - بھولی بات کو یاد
دلانیوالی - بینائی دینے والی شے -

ع۱۰
نَضِیْدٌ - پکے ہوئے -

ع۱۲
اَصْحٰبُ الرَّسِّ - کنوئیں والے -
زمین میں ایک لمبا گڑھا کھود کر اس میں آگ
جلاکر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ع۱
خَلَقْنَا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے پیدا
کنندہ جب ہم ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور
اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی ہم ہوں
نَعْلَمُ - ہم جانتے ہیں - جہاں اللہ تعالیٰ جمع کا
صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں - وہاں مراد
اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملائک اور عباد مکرمون ہوتے
ہیں - حَبْلِ الْوَرِیْدِ - خون - کیونکہ
رگوں میں رسی کیطرح پھرتا ہے -
ع۲ مُتَلَقِّیٰنِ - دو ملنے والے
دو محرک ایک نیکی کا ایک بدی کا -
ع۳ رَقِیْبٌ - نگراں - بات کو لینے کے لئے
منتظر بیٹھا ہوا ہے -
ع۴ تَحِیْدُ - الگ ہوتا تھا -
ع۶ سَآئِقٌ - چلانے والا -
ع۸ قَرِیْنُهٗ - وہ فرشتہ جو اعمال کو لکھتا تھا
ع۹ اَلْقِیَا - تاکید کیواسطے دو دفعہ -
ڈالدے ڈالدے -
ع۱۰ مُرِیْبٍ - شک و شبہ کرنے والا
ع۱۲ مَآ اَطْغَیْتُهٗ - یعنی اُسکو حد
بندی سے باہر نہیں نکالا -

رکوع سوم

آیت ع۱ جَهَنَّمَ - نبی کریمؐ نے تپ کو بھی
جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے -
آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں
کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں - حدیث شریف میں آیا ہے
کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے -
ع۳ اَوَّابٍ - کا لفظ اوب سے نکلا ہے :
اسمیں سے توبہ کا لفظ نکلا ہے - جسکے معنی ہیں
رجوع الی اللہ کرنا - حَفِیْظٍ - استقلال کرنیوالا
ع۴ مُنِیْبٍ - جھکنے والا عجز کیساتھ توجہ
کرنے والا -
ع۶ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ - دیدار الٰہی -
ع۷ قَرْنٍ - قومیں - نَقَّبُوْا -
پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے تھے سرد ملکوں
میں موسم گرما گذارتے تھے دور دراز ملکوں میں
چلے جاتے تھے امیر ہوگئے - نقاب پہن لیا - ہر شخص
اُسکی ملاقات نہیں ہوسکتی - م

ع۹ فی ستة ایام - چھ وقتوں میں ہر چیز اپنے کمال کو چھ درجات طے کرنیکے بعد پہنچتی ہے ع۱۰ فسبح بحمد ربك - جو شخص خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اُسکو عیوب سے پاک کر دیتا ہے ع۱۵ یسیرًا - ایک دم -

کلام امیر المومنین

(مرتبہ جناب عربی صاحب)

آج میں نے اور سید طفیل حسین و بابو غلام محمد اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت کے پہلے آپ نے یوں خطاب کیا کہ بیعت کے معنے ہیں غلام ہو جانیکے اور یورپ والے کہتے ہیں کہ غلامی بری چیز ہے۔ اور انسان آزاد پیدا ہوا ہے میرے ایک پیر عبد الغنی صاحب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں دور دور کے لوگ آپ کے مرید ہوتے ہیں مصر کے شام کے مغرب کے روس کے میں بھی انکے ہاں جایا کرتا تھا مگر میں خیال کرتا تھا کہ بیعت سے کیا فایدہ نیکی بدی سب کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں اور میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا۔

اس لئے مبایعین کی کثرت دیکھ کر تعجب کیا کرتا تھا آخر ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ چلو بیعت کر لو اگر فایدہ نہ دیکھا تو انکار کر دینگے میں ان کے مکان پر گیا مگر میری شرافت نے اجازت نہ دی کہ میں اقرار کر کے پھر جاؤں آخر میں یوں ہی واپس آگیا۔

کچھ عرصہ کے بعد میرے دل نے فتویٰ دیا کہ بیعت کر لو جب میں شاہ صاحب کے مکان پر گیا تو میں نے کہا کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو مجھے کیا فایدہ ہوگا آپ نے فرمایا شنید بہ دید مبدل شود و سعی کشفی گردد اور آپ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت کوئی شرط بھی کرنی جایز ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آ اسئلك موافقتك فی الجنۃ - و اعینونی بکثرۃ السجود بھی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر اصول اسلام سیکھنے ہوں تو چھ مہینہ رہنا ہوگا اگر فروعات سیکھنے ہوں تو ایک سال - آخر میں رہا - خدا تعالےٰ نے مجھ پر بڑے انعامات کئے۔

میں نے چار وظیفے تجربہ کئے ہیں استغفار جس کے معنے ہیں پچھلی غلطیوں کے بد نتایج سے اور آئندہ غلطیوں سے لاحول (خدا کی پناہ میں آنا)۔

الحمد شریف پڑھنا رب العالمین بتدریج ترقی دینے والا رحمان کہتے ہیں بلا مبادلہ فضل کرنے والیکو - رحیم بالمبادلہ رحم کرنے والے کو جزا - سزا بھی بعض وقت دیتا ہے مگر یعفو عن کثیر بھی آیا تم ڈاکٹری میں پڑھتے ہو دیکھو سفلس - گنوریا اکثر بدکاری سے ہو جاتا ہے فرمانبرداری بڑی عمدہ چیز ہے یہی راہ انبیاء شہداء صالحین کی ہے علم پڑھ کر عمل نہ کرنے اور بے وجہ بغض رکھنے سے انسان مغضوب ہو جاتا ہے۔ جیسے یہود۔ ضالین بے جا محبت سے انسان ضالین میں سے ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ ایک بزرگ نے لکھا ہے دع ما ادعتہ نصاریٰ نبیہم ضالین سے مراد عیسائی ہیں انہوں نے بے جا محبت سے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا اور تراجم کرنیوالوں کے خیالات کو کلام خدا۔ اس لئے سچے علوم ان کے پاس نہیں رہے۔ ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا۔ ایک عیسائی مسلمان کے کالج میں مدتوں تک رہا۔

ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے عالم ہیں بھلا یہ تبائیں کہ تین ۳ خدا ایک کے ہو سکتے ہیں اور ایک تین ۳ کیسے۔ اس نے کہا کہ ایشیائی دماغ تثلیث کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس نے کہا کہ مسیح یورپین تو نہ تھا بلکہ وہ تو ایشیائی تھا۔ لاجواب ہو کر ہنس کے ٹالدیا قالوا اتخذ اللہ ولداً ما لہم بہ من علم ولا لآبائہم - الحمد کثرت سے پڑھنی چاہئے اس سے مذاہب باطلہ کا ابطال ہوتا ہے۔

چوتھا وظیفہ درود شریف ہے

دیکھو نبی کریم نے ہمارے لئے کیسی مشکلات اٹھائیں ان کے کس قدر احسانات ہیں ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ان کے احسانوں کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرو۔ درود درو سے نکلا ہے ان وظائف کے لئے وقت کا معین کرنا میرے نزدیک بدعت ہے جب موقع ملے پڑھے

ایک دفعہ مجھے بھانڈوں کا تماشہ دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو جوتے مارتا ہے میں نے اسی وقت نبی کریم پر درود پڑھنا شروع کر دیا کہ اگر آپ کی تعلیم پاک کا اثر ہم پر نہ ہوتا تو ہماری بھی ایسی کیفیت ہوتی۔ میں نے عیسائیوں وغیرہ سے مباحثات کئے ہیں کفارہ کے مسئلہ میں ان کا دل ملامت کرتا ہے۔

خدا کا فضل ہے مسلمان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا - ایک پادری گارڈن نام میرے مکان پر آیا کرتا تھا ایک دن انجیل کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے لگا میں نے کہا تمہارا مذہب ایسا نہیں ہے کہ بلند مناروں پر چڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں۔ تمہارے ہاں تو صرف گھنٹہ بجتا ہے۔

کیا تم باواز بلند کہہ سکتے ہو کہ خدا تین ۳ ہیں اور تین ۳ ایک ہوتا ہے اور خدا پھانسی پر لٹکایا گیا - یا اور کوئی مذہب اپنے اصولوں کو باواز بلند دنیا کو سنا سکتا ہے - کیا آریہ کہہ سکتے ہیں نیوگ بڑی عمدہ چیز ہے - ایک راجہ نے مجھے کہا مولوی صاحب مذہب کا بڑا جھگڑا ہے میں نے کہا کہ حضور بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں مذہب کا بھی فیصلہ کریں - اس نے کہا کہ مولوی صاحب مذہب وہ سچا جو پرانا ہو مذہب اسلام تو تیرہ سو ۱۳۰۰ برس سے ہے میں نے کہا کہ ہمارے نبی کا حکم ہے فبہداہم اقتدہ میں نے کہا رام چندر جی کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا رد رکی میں نے کہا رد ر کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ ایشور کی میں نے کہا کہ بس حضور توحید ہی ہوئی نہ اور توحید ہی مذہب اسلام ... سکھاتا ہے جو جوانی میں خدا کی عبادت کرتا ہے خدا اس کو عرش عظیم کے نیچے جگہ دیگا۔

مسئلہ دعا فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتدا بھی دعا سے ہوتی اور انتہا بھی دعا پر تمام انبیاء کا مسئلہ دعا پر اتفاق ہے اول آدم نے بھی دعا کی تھی ربنا ظلمنا انفسنا - اور آخر آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امتی امتی ... ہی کی دعا کی نماز میں ایک بزرگ کے نزدیک اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل کی دعا بھی واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب۔

عجز کے معنی ہیں سامان کا بہم نہ پہنچانا اور کسل کے معنے ہیں مہیا شدہ اسباب سے فایدہ نہ لیں ایک علی گڈہ کالج کا طالب العلم بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی طرف خلافت کی بہت تیز ہوا چل رہی ہے اس کے بعد ہم نے حنیف کی بس میں بیٹھے گئے ہوں سے توبہ اور آیندہ بہتان بدنظری سے بچنے اور آپس میں محبت ہمدردی پھیلانے اور شرع کے مطابق چلنے کا عہد لیا۔

ایک معزز دوست کی شکایت کا جواب

اس قاعدہ کے سبب کہ آیندہ صرف ان احباب کی خدمت میں اخبار جایا کرے گا جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی ایک بزرگ دوست نے جنکی طرف قیمت قریب دو سال کی بقایا ہے شکایت کرتے ہوئے لکھا کہ دل تو چاہتا تھا کہ جواب لکھدوں دو ہزار دفعہ بند کردیجئے مگر احترام اور ادب ایسا لکھنے نہیں دیتا میں بدر کا عاشق ہوں۔ آپ نہ دینگے تو خود ہی میرے پاس آجائیگا۔ اس پر جو معذرت نامہ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے اُس کا اقتباس میں درج اخبار کردیتا ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور مکرم دوست کو بھی ایسی ہی شکایت پیدا ہوئی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم منشی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپکا عنائت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیمتوں کی نہ وصولی کے سبب دفتر سے جو کارڈ روانہ ہوئے ہیں ان میں سے ایک آپکی خدمت میں بھی گیا ہے جس پر ناراض ہوکر آپ نے یہ خط لکھا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا کوئی حکم نامہ اس قسم کا نہیں آیا کہ ستمبر میں آپکے نام وی پی نہ کیا جاوے۔ ورنہ اُس کی تعمیل ضرور ہوتی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی بیماری تندرستی سے بدل دے . . . .

. . . . . . آپ دانا آدمی ہیں . . . . . . بدر کے حالات اور اُس کے فنڈ سے بھی ایک حد تک آگاہ ہیں۔ اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیوں کر چل سکتا ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزرو یعنی جمع نہیں کہ اس میں تین چار سو روپیہ ماہوار کا خرچ چلایا جاوے۔ اگر ایسا ہوتا تو خواہ کوئی دوست چار سال تک قیمت نہ دیتا حرج نہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسے بزرگ دوست مدہ تو ہو نہیں سکتے۔ اگر ہوں گے تو دیر میں دینے والے ہوں نگے لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں کے ذریعے سے اخبار چلتا ہے نہ جب باہر سے روپیہ آتا ہے تو دی ملازموں کو تنخواہ میں تقسیم ہوتا ہے۔ اُس سے کاغذ خرید کیا جاتا ہے۔ اُسی سے ہفتہ وار عنلہ روپیہ کے ٹکٹ خرید کئے جاتے ہیں . . . .

. . . آپ خود قانون دان ہیں۔ قانون کے محرک اول تو ہمیشہ مجرم ہوتے ہیں مگر جب قانون بن جاتا ہے تو اُس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ دنیا میں ایسی دیانتدار اور شریف طبیعتیں موجود ہیں کہ وہ کبھی سرکاری ریل پر بغیر کرایہ ادا کئے سوار نہ ہونگی لیکن بڑے سے بڑا معتبر آدمی بھی بغیر ٹکٹ دکھلائے ریل پر چڑھ نہیں سکتا۔ جب قانون بن گیا تو سب کے لئے عام ہو گیا۔ نادہندگان قیمت کے واسطے کم از کم بھی ایک ہزار کا نقصان ہم اٹھا چکے ہیں لاچار ہمیں قاعدہ بنانا پڑا کہ آیندہ قیمت پیشگی سے کر اخبار جاری رہیگا۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے بہت سے شریف دوست ہیں جنسے کئی سال قیمت نہ آوے تو کوئی خطرے کی بات نہیں اور انہیں میں آپ بھی ہیں لیکن جب کسی قاعدہ کو بنا کر اس میں ڈھیل دی جاوے تو ہر یک کو موقع ملتا ہے . . . . کہ اُس سے فایدہ اُٹھائے۔ اور پھر اسی طرح وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے . . . جیسے بزرگ اور معزز دوست سے بھی قیمت پیشگی وصول کئے بغیر اخبار جاری نہیں کیا۔ تو دوسروں کو جرأت نہ ہوگی کہ اخبار بغیر قیمت دئے جاری کرائیں

مجھے آپ کے محبت نامہ میں دو باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ اوّل۔ آپ کہنا نہیں چاہتے کہ اخبار بند کیا جائے۔ اور پھر کہہ بھی دیا۔

دوم۔ آپ اخبار بدر کے عاشق ہیں اور پھر ہزار دو ہزار دفعہ بند ہو جائے۔ آپ کو پرواہ نہیں۔ کہہ بھی لیں اور پھر محبت جتلانا کہ ہم کہہ نہیں سکتے۔ عاشق اور ہزار دو ہزار دفعہ بند کرنے کو طیار۔ العجب ثم العجب ٭

عاشق تو وہ ہے جو جان دیدے۔ یہ تو خدمت مالی ہے۔ وہ بھی قیمت۔ بلکہ حق الخدمت۔ بلکہ بقایا۔ پھر اُس پر دریغ کیوں۔ ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ بند کا نام سن کر نہ صرف بقایا اور سال حال کی قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ارسال فرماویں گے مگر یہاں تو عشق کے معنے ہی کچھ اور نکلے۔

سچ یہ ہے کہ اس معاملہ میں قصور آپ کا نہیں بلکہ ہمارا ہے۔ ہم نے بھی ایک بدر کی عاشقی کا دعوے کیا تھا۔ جیسے ہم اپنے عشق میں ناقص نکلے ویسے ہی آگے ہم کو عاشق ملے۔ پر ہمارا بدر تھا بڑا عیار وہ ایسا بھولا نہ تھا کہ خالی وعدہ پر ادھار دے دیتا۔ اور سال دو سال گذرنے کے بعد دو ہزار دفعہ کی بندی کے کلمے سنتا۔ اُس نے تو پہلے ہی بندی چاہی بلکہ بندگی مانگی۔ تو اپنا سب کچھ بیچ اور فقیروں کو دے اور میرے پیچھے چل۔ بعض تو بڑی ہمتوں والے تھے۔ انہوں نے سنا اور مانا اور کر دکھایا۔ اور یار کے پیچھے ہو لئے۔ یار بھی ایسا باوفا نکلا کہ جو سب سے بڑھ کر پیچھے چلنے والا تھا اسی کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر بٹھا گیا۔ اور حسب مراتب باقیوں کو بھی جگہ دے گیا۔ مگر جو ہم جیسے لہو لگا شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے تھے ویسے ہی رہ گئے بلکہ دو ہزار اور سننے کے لائق بن گئے۔ لہو کے ساتھ لعب میں پڑ گئے۔ عشق کو بچوں کی کھیل سمجھا تھا سو کھلونا مل گیا چلو کھیلتے رہو۔ اچھا اے پیارے ہمیں خبر نہ تھی کہ تو اتنی جلد ہمیں چھوڑ جائیگا۔ ورنہ ہم بھی اپنا کام بنا لیتے۔ ہم تو بے فکروں کی طرح پھرتے تھے اور رات دن تیرے چہرے کے دیکھ لینے کی خوشی میں مست رہتے تھے۔ ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ چاند بھی چھپ جائیگا۔ ورنہ زمین پر کیوں پڑے رہتے۔ اُڑ کر آسمان کے تارے جا بنتے۔ بلکہ سیارے ہو کر تیرے ساتھ آسمانوں میں گردش لگاتے۔ اور کبھی تیرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔ قسمت میں یونہی تھا۔ کہ تو چلا جائے۔ اور ہم یتیم رہ جاویں۔ اچھا! پیارے جا۔ تجھے جنت کی روشیں مبارک ہوں کہ تو اپنے یار کے پاس جا پہنچا۔ تو اُس کا وفادار دوست تھا۔ سو اُس کے وصال کا مزہ لوٹنے پایا۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر ہزار در ہزار۔

بات کیا تھی اور میں کہاں چلا گیا۔ الغرض جیسے ہم عاشق تھے ویسے ہی ہم کو آگے عاشق ملے۔ از ما است کہ بر ما است

امید ہے کہ آپ اس خط کی لمبائی کو معاف فرمائینگے۔ میری عادت نہیں کہ اخباری کاروبار میں ایسے لمبے خط لکھوں بلکہ مختصر بھی نہیں لکھتا اتنی فرصت کہاں۔ تمام کام محرر یا اکمل صاحب کرتے ہیں میں خالی دستخط کرتا ہوں۔ وہ بھی کبھی پڑھ کر کبھی بغیر پڑھے۔ آپ کا کارڈ میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ محرر کے سپرد نہیں کیا۔ اس واسطے یہ بھی میرا ہی قصور ہے کہ آپ کو اتنا لمبا خط لکھنا پڑا . . . .

خادم محمد صادق۔ قادیان
۸ اکتوبر ۱۹۰۸ء

بیعت اور اُس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں۔ اور جواب بحوالۂ قرآن مجید وحدیث طلب کئے ہیں۔

۱۔ بیعت فرض ہے یا نہیں۔ جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غرض کیلئے تھی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیت باقی رہتی ہے؟

۲۔ چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جا سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلعم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کیجائے۔ اور اُس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳۔ جب بیعت اوامر ونواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

۴۔ پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہو سکتا؟

۵۔ کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے۔ یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر اپنی ہی کوشش درکار ہے تو قرآن وحدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے۔ بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

نمبروار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں۔ جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی۔ اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں۔ پھر جن خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا ہے کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین۔ نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کلمہ گو اور قرآن مجید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور جنکی نسبت خداوند کریم نے والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذالک الفوز العظیم فرمایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم کے بعد اُن خلفاء کی بیعت کی ہے۔ پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریم نے انتم شھداء اللہ فی الارض فرمایا ہے (اور فرمایا ہر کہ جس کے لیئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور جنتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت سے جو لوگ صلحاء امت تسلیم کیئے گئے ہیں۔ اور خداوند کریم جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں وکفی باللہ شھیدا کے ساتھ بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خدائے ذوالجلال نے تائیدات وآیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور راستبازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تواتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور لیتے رہے ہیں۔

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عمل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے اغراض جن کے لیئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں۔ اول اس لیئے تاکہ قوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جاوے جس پر سعادت دارین کا دارومدار ہے۔ انسان جب باتیں بنانے لگتا ہے تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام بدبختوں کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذین انعمت علیھم کے مطابق اپنے کاموں کی بنا ان صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آ رہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوئی ہیں جیسا کہ تلک الایام نداولھا بین الناس وغیرہ آیات بینات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے۔ پر ان میں سے جسکی سعادت کی بنا دریافت کرو تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہو گی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر مفید ترین اکسیر کا نسخہ دریافت کرو تو بجز اُس کے اور کچھ نہ پاؤ گے کہ اس قوم نے شہادت الٰہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہو سکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کرینگے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادے کے تابع کر دینگے اور مال وجان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کرینگے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہو جاتے ہیں کیونکہ کہ سب نے اپنے اپنے مذاہب اور طرز عمل اور رائوں کو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے مظہر ہو جاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کر چکے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے۔ ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید ومولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلواۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سلطنتیں قائم کیں

Digitized by Khilafat Library

یا قائم رکھی ہیں۔ اور سنۃ اللہ پر نظر کرنے سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قومی سعادتوں کا مدار اس وحدت پر ہے اور اس وحدت کی بانی بیعت ہے اگرچہ قوموں کے عمل درآمد کے لحاظ سے انکی بیعتوں کے طریق اور کلمات جدا جدا بھی ہوں۔ دوم اس لئے کہ مذہبی اختلاف اور ایمانی کمزوری دینی کوشش کے قدم کو سب سے زیادہ کمزور کرنیوالی چیزیں ہیں پر جب ایک انسان کی نسبت الٰہی شہادت اس امر کو ثابت کر دیتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے تو ایک نادان سے نادان آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خدا کو اس کا ایمان اس کا عمل اس کا کلام بلکہ اس کی ہر ایک ادا اور ہر ایک حالت پسند ہے تب ہی تو وہ اس سے راضی ہے اور اُس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے اور تائید و نصرت کرتا ہے تو جب اُس کو یہ یقین حاصل ہو جاتا ہے اور مذہب نام ہی ایسے ایمان اور اعمال و اخلاق کا ہے جنکو خدا پسند کرے تو وہ علی البصیرۃ اور یقین کامل کے ساتھ اس ایمان اور طرز عمل کو اپنے لئے چاہتا ہے اور وہ سب اختلافات کہ جنمیں سے ایک کا بھی ہزاروں استدلالوں اور سیکڑوں تحقیقوں اور مباحثوں سے فیصلہ نہ ہوتا تھا اب سوائے کسی طرح کے تذبذب کے سب یک قلم رفع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایمان جو ہزاروں طرح کے وسواسوں اور شکوں سے تزلزل میں تھا۔ اب ایک مشہود و محسوس کی مانند راسخ اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور کونوا مع الصادقین۔ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ سوم اس لئے کہ تا اس وعدہ کی اس قدر عظمت اس کے دل پر ہو کہ اس سے بڑھ کر اور متصور نہ ہوتا ہو کہ یہ عظمت اس کے پورا کرنے اور اس پر قائم رہنے کی موجب اور اس کے نقض سے مانع ہو۔ اور یہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الیّ عبدی بشی احب الیّ مما افترضتہ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہٗ فاذا احببتہٗ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔" یعنی خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب مَیں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر مَیں اسکے وہ کان ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اُس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اُسکو دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اُس کو پناہ دیتا ہوں " تو جب شہادت اللہ کے ساتھ کسی کو کوئی خدا کا راستباز اور مقرب بندہ یقین کر لیتا ہے تو اس تبیین حدیث صحیح کے مطابق اسکے ہاتھ کو وہ اللہ کا ہاتھ یقین کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ زید بکر کا ہاتھ اور وہ ہاتھ جو کہ گویا خدائے ذوالجلال کا ہاتھ ہے برابر نہیں ہو سکتے پس جب ایسے معظم مکرم ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اُس سے بڑھ کر کسی دوسرے عہد کی عظمت اس کے نزدیک کیا بلکہ اُس کے قریب قریب بھی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسی بات کی طرف خداوند کریم نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن اوفیٰ بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرًا عظیمًا (بے شک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں (لہذا تیرے ہاتھ کے بجائے) اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جو اُس کو توڑیگا اس کا ضرر اس کی جان پر ہے۔ اور جو اسکو پورا کریگا جو کہ اُس نے (گویا) اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے تو ضرور ہی اللہ اُسکو عظیم الشان اجر دیگا) چہارم اُس لئے کہ اس بیعت میں ایک خاص برکت اور اثر ہوتا ہے جیسا کہ ید اللہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہے) پنجم اس لئے کہ سورہ ممتحنہ میں بیعت کی نسبت آیا ہے۔ فبایعھن واستغفر لھن ان اللہ غفور الرحیم ۔ (ان عورتوں کی بیعت لو۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے) اور دوسرے مقام پر خداوند کریم نے اُس استغفار کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے جہاں پر فرمایا ہے وانھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابًا رحیمًا۔ (جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو ضرور ہی اللہ کو (بخشنے والا کیا بلکہ) رحمت کے ساتھ توجہ کرنیوالا اور مہربان پاتے) اور یہ خیال کرنا (کہ رسول ہی کی ایسی استغفار قبولیت رکھتی ہے پس یہ رسول کے ساتھ خاص ہے) بعینہٖ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال جو کہ نبی کریم کی وفات پر یہ خیال کر کے زکوٰۃ روک بیٹھے تھے کہ زکوٰۃ کے بارہ میں خداوند کریم نے فرمایا ہوا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم وصل علیھم ان صلاتک سکن لھم (تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر ان کو پاک اور متزکی بنا اور انکے لئے رحمت کی دعا کر کیونکہ تیری دعا انکے لئے تسلی بخش ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دعاء رسول اللہ کے لئے دی جاتی تھی اب چونکہ نہ رسول ہے اور نہ دعاء رسول لہذا زکوٰۃ بھی اب نہیں۔ اور اس خیال کے باعث پہلے حضرت ابوبکر نے ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور پھر تحقیق کے بعد سب صحابہ اور سابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے اس فتوے پر اتفاق اور اجماع کیا پس جس طرح ان مانعین کا تخصیص دعاء بالرسول کا خیال غلط تھا اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ دعاء استغفار عند البیعت اور اس کی قبولیت کا وعدہ رسول سے مخصوص ہے بلکہ جس طرح پہلی دعاء رسول کے ان جانشینوں کے لئے شامل اور عام ہے جنکو شہادت اللہ رسولؐ کا جانشین اور خلیفہ قرار دے اسی طرح

دعا و استغفار عند البیعت بھی رسولؐ اور اس کے سچے جانشین اور خلفاء کو بھی شامل ہے جن کے لئے شہادت اللہ یہ منصب ثابت کرے۔ تتمہ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ سارے انبیاء ایسے نہیں کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع تھے لیکن آپ چونکہ مثیل موسیٰ اور جامع کمالات سب انبیاء تھے لہذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء اور خلفاء موسیٰ میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں حضورؐ کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ امام ہونگے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں سے بارہ خلیفے ہونگے۔ پس شیعوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم کر کے خاص بنی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجودیکہ قریش بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی ظاہری حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ خلفاء کے مصداق خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ کے عدد کا بعض کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف اور دور از قیاس تاویلوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریم مثیل موسیٰؑ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں ... آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تھے جنہوں نے اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریم نے جس اپنے خلیفہ مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا ہو۔ اور نبی کریم کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریم کی صدی اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چودہ صدیوں سے نکال لیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں ... جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد

ہے اسی طرح یہ بات بھی اسکے حق ہونیکی شاہد ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب قریشی النسب ہیں اس تمہید میں آپکے سب سوالوں کے جواب پورے پورے آچکے ہیں لیکن ان کے چسپاں کرنیکے خیال سے مختصر اور حوالہ کے طور پر کچھ لکھ دیتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library

سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید واحادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر بھی لی اور لا یعصینک فی معروف ابھی بھی لی جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے بالاتفاق السابقون الاولون من المھاجرین والانصار الخ نے لی اور بعض نے لی جن سے خدا راضی ہے جن کے عقائد اور اعمال اور اخلاق اور اقوال خدا کی مرضی کا مظہر ہیں پھر خیر القرون کے سب مومنین نے لی پھر ان سلف صالحین نے لی اور کی جو کہ مشہود علیھم بالخیر ہیں پھر اسی پر بس نہیں بلکہ باتفاق صحابہؓ والتابعین منکر بیعت کا قتل قتال جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی وہ ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے میں کسی طرح شک نہیں ہو سکتا ہے اور باوجود ان سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیعت آنحضرت سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرت کا بیعت لینا ایک غرض کے لئے تھا۔

سوال ۲ کا جواب یہ ہے بیعت کرنی چاہیئے رسول اور مامور من اللہ کی یا ان کے ان خلفاء کی جنکی نسبت خداوند کریم نے سورہ نور کے اندر خود فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنو آمنکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الخ اور جس طرح رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت اللہ سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شھیدا اسی طرح اسکے سب ماموروں اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت اللہ ہی سے ہوتی ہے

سوال ۳ کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی دوست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض و فوائد ضروریہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم ۝ اور نہ آنحضرتؐ اور نہ خلفاء راشدین اور سابقون اولون مہاجرین و انصار نے اور نہ اُن کے متبعین باحسان نے اور خیر القرون والوں نے اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح اس کے مختص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوست کے ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا بھی صریح غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال ۴ کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ محض جاہلانہ بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہود کہتے تھے کہ نبی ہمیشہ ہم میں سے ہی ہو گا۔ اور کسی دوسری قوم سے ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے اُن کے انکار کرنے کا بڑا باعث یہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ وغیرہ آیات بینات کے ساتھ رد کیا ہے اور خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ایسی ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل کو خدائی وعدہ کے سوا محض امانی کے طور پر کسی خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت اور موجب فیض مفید ہونے کے مورد عتاب اور غضب الٰہی ہو گئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے مسیح کا انکار اور خلاف کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے انکار اور خلاف و شقاق کا بڑا بھاری ذریعہ بھی وہ یا اُن کے علماء ہی تھے۔ اسی طرح جب خدا کا موعود محمدی مسیحؑ خدا کے بھیجے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

سشہادتوں کے ساتھ آگیا اور خداوند کریم نے علاوہ مسیح موعودؑ کی متعلقہ سب سچی پیشگوئیوں کو اس پر صادق کرنے کے وہ سب ثبوت کیفیت کمیت ۔ نوعیت کے لحاظ سے اُس کے لئے دیئے ۔ جو کہ الوالعزم رسولوں کے لئے اُس نے دیئے ۔ اور پھر بھی ان سجادہ نشینوں نے خدا کے مسیحؑ کا دامن نہ پکڑا ۔ بلکہ انکار اور شقاق پر تلے رہے اور دوسری مخلوق کے لئے انکار و خلاف کا موجب ہوئے تو یہ بھی مورد غضب الٰہی ہو گئے اور یقیناً اور قطعاً بیعت کے قابل نہیں رہے ۔ اور اس حالت میں کبھی بھی ممکن نہیں کہ شہادت ان کے شامل حال ہو ۔ بلکہ ضرور ان کے برخلاف ہو گی ۔

سوال ۵ کا جواب یہ ہے ۔ میں نے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا روحانی اثر بھی ہوتا ہے اور روحانی اثر کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہم اور ضروری امر اس پر مترتب ہوتے ہیں جن میں سے چار تو میں نے پہلے بیان کر دیئے ہیں ۔ اور کسی کو اس کے فوائد سمجھ میں نہ آئیں ۔ تو اجمالی رنگ سے اس قدر تو سوچ سکتا ہے ۔ کہ اگر یہ بالکل بے فائدہ چیز تھی ۔ تو خداوند کریم نے **فبایعھن** کا حکم کیوں فرمایا ۔ اور **ید اللہ فوق ایدیھم** کا اظہار کیوں کیا ۔ اور پھر باوجود **والذین ھم عن اللغو معرضون** کے ہوتے ہوئے خود آنحضرت صلعم نے اور خلفاء راشدین اور سابقون اولون اور قرون ثلثہ والوں اور سلف صالحین نے ایک لغو اور بے فائدہ فعل بالاتفاق کیوں کیا ۔ اور باوجود اس کے پھر بھی اگر کسی کے خیال میں یہ لغو حرکت ہے ۔ تو پھر ایسے لغو اور سوئظنی دماغ کے لئے کوئی چیز بھی مفید نہیں ہو سکتی ۔ لیکن باوجود ان فوائد کے پھر بھی عملی کوشش کی ضرورت باقی رہتی ہے ۔ جس طرح کہ نبی رسول ولی کے لئے باوجود نبی ۔ رسول ولی ہو جانے کے پھر بھی عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے ۔

فقط والسلام ۔

(بحکم حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح علیہما السلام)

(حررہ محمد سرور عفی اللہ عنہ)

براہین احمدیہ از حد رعایتی قیمت پر صفحہ آخر ملاحظہ فرماؤ ۔

امتحان

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات

اخبار میں شائع کر دیں ۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرما دیں حضرت سیدی و مولائی حجۃ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے ۔ میں نے جناب کی خواہش کے متعلقہ اشتہار مفید الاخبار حضرت اقدس کو بڑی مسرت سے پڑھا ہے ۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کے لئے جب یہ اشتہار نکلا تھا اس وقت بھی تیار تھا ۔ اور آرزو تھی کہ اس قسم کا امتحان ہو مگر اس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا ۔ غالباً اس میں یہ سر تھا کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں ۔ اگر جناب کو پسند نہ ہو تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کر کے امتحان لیا جاوے ۔

۱ ۔ سلسلہ حقہ کے متعلق دلائل اور براہین اور سلسلہ پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ امتحان لینا موزون نہ ہوگا ۔ بلکہ تین یا چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہیے ۔

۲ ۔ امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیئے ۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد ہونی چاہئیں ۔ جس میں سے سوال دیئے جاویں گے ۔

۳ ۔ امتحان اس ترتیب سے لئے جاویں جیسے کہ حضرت اقدس عم کے دعوے کے متعلق دلائل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہوں ۔

ا ۔ مسئلہ وفات مسیح ۔ ب ۔ آیات و علامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ۔ ج ۔ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات و نشانات ۔

د ۔ مرزا صاحب کی تعلیم ۔ ہ ۔ مرزا صاحب کی کرامات و معجزات وغیرہ ۔ و ۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب ۔ میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہونگی ۔

ازالہ اوہام ۔ آئینہ کمالات اسلام ۔ حقیقت الوحی عسل مصفےٰ ۔ کشتی نوح ۔ الوصیت ۔ تقریر خلیفۃ المسیح متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعود ۔

۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو ۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہیں ۔ رد الوہیت مسیح ۔ کفارہ ۔ تثلیث ۔ تحریف انجیل ۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ ۔ تناسخ ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ ۔ نیوگ ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ ۔ قدامت وید ۔ مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی :-

جنگ مقدس ۔ آریہ دھرم ۔ سرمہ چشم آریہ ۔ شحنۂ حق ۔ نور الدین ۔ چشمۂ معرفت ۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح ۔

۳ ۔ دسمبر ۱۹۱۰ء ۔ دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب ۔ اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں :-

الف ۔ ثبوت نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔
ب ۔ مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔
ج ۔ پنج ارکان اسلام اور اُن کی فلاسفی ۔
د ۔ قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ۔
ہ ۔ الہام اور وحی کی کتاب ۔
و ۔ اسلام کے امتیازی نشان ۔
ز ۔ اسلام و بانئے اسلام پر اعتراضات کا جواب ۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی ۔

براہین احمدیہ ۔ فصل الخطاب ۔ نور الدین ۔ تصدیق براہین احمدیہ ۔ جنگ مقدس ۔ چشمہ معرفت ۔ حقیقۃ الوحی ۔

۴ ۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید کا امتحان ہو ۔

۵ ۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام صحیح بخاری میں امتحان ہو ۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کا درس شروع ہو گیا ہے ۔ چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری ضرور ہے کہ خدا کے فضل سے ختم کر لیں ۔ اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا ۔ تو محنت اور غور سے پڑھیں گے ۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویں گے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بذریعہ اخبار اعلان کر دیا گیا ہے ۔ امید ہے ۔ کہ احباب بہت جلد اس کے متعلق اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے ۔ والسلام ۔

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری
۲۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

متفرق خبریں

پنڈت دولت رام نام ایک آریہ اپدیشک جہانسی میں گرفتار ہوا۔ الزام مفسدانہ وعظ کا ہے۔

مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک برہمن باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے۔ بحکم سرکار ہندو کالج تناولی کے ٹیچر لوکناتھ آئر کو ۲ سال قید ۲۰۰ جرمانہ ہوا۔ اپیل کی گئی ہے۔

علیگڑھ کے کالج کے طلبہ کو پولٹیکل امور پر بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی۔ وہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

متصل سکندرآباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح

بمبئی کے مقدمہ دیوالہ میں ٹن جی سہراب جی ٹالالی کو دو جرموں کے لئے ۹-۹ ماہ قید ہوئی ہے ۳½ لاکھ کی رقم غبن کی۔ کاغذات تلف کئے ۲۲½ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا۔

ٹرکی جزیرہ کریٹ کے باشندے بھی سرکش ہو گئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہو گئے صوبجات بوسینہ و ہرزگوینہ کے الحاق کے باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائٹ) کی رعایت دیجائیگی۔ حکومت خود اختیاری سپرد کرینگے۔ بعوض اُن دونوں صوبوں کے صوبہ نووی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس کیا جاویگا۔

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے نام اعلان نافذ کیا جسمیں انکی دلجوئی کی گئی ہے۔ ٹرکی بالفعل خاموش ہے۔ دونوں صوبوں کو تاکید ہے۔ کہ گھبرائیں نہیں انتظار کریں۔ ٹرکی کی رعایا امید کرتی ہے کہ انگلستان کی حمایت اس موقعہ پر آسٹریا کو بخوبی باز رکھیگی

ممانعت:

کلکتہ گزٹ میں پولس کمشنر کی جانب سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ۱۶-اکتوبر سے کوئی شخص شاہراہ عام یا دیگر پبلک مقامات پر لاٹھی یا کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

مقدمہ جعل سازی

اٹاوہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا ملزم خلیل اللہ جو عرصہ سے روپوش تھا وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹاوہ میں گرفتار ہو گیا ہے۔ اور اسکا مقدمہ ۱۵-اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے۔

طوفان

حیدرآباد دکن میں طغیانی سے اتلاف جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۲ کروڑ کی مالیت کی جائداد کا نقصان۔

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ

لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے ہیں اور جو اشیاء مقتولہ کی مثل زیورات وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی۔ ۱۲-اکتوبر کو ہر دو ملزمان مسمیان مونسز اور شو لڈم بعدالت مسٹر سینڈ ڈسٹرکٹ جج ملتان حاضر کئے گئے۔

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل رائے بہادر مسٹر پرتول چند چیٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب ۱۴ سال تک ججی کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنیکے بعد ۸ اکتوبر سے پنشن یاب ہوئے۔ بجائے انکے مسٹر جانسٹن جج مقرر ہوئے ہیں۔ مگر وہ آجکل رخصت پر ہیں مسٹر جانسٹن کے رخصت سے واپس آنے تک مسٹر ریٹیگن قائمقام جج مقرر ہوئے چیف کورٹ میں ایک آسامی چھٹی عارضی جج کی بھی منظور کی گئی ہے۔ اس پر آنریبل خان بہادر مسٹر شاہدین بیرسٹرایٹ لا مقرر کئے گئے ہیں۔

شورش بلقان

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجلس وزراء کا اجلاس بڑی دیر سے ہو رہا ہے۔

بلگیریا نے علاوہ دو میل ریلوے لائن پر قبضہ کرنیکے اپنی خود مختاری کا اعلان کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ اس پر یا بحالی بلگیریا ہے۔ اور طاقتوں سے اعتراض کریگی۔ کہ یہ امر عہدنامہ برلن کے خلاف ہے۔ پرنس فرڈینینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی خواہش سے مجبور ہوں مگر امید ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے۔ ٹرکی کونسل وزراء اس تار کا جواب سوچ رہی ہے۔ جو غالباً یہ ہوگا کہ بلگیریا خودمختار نہیں ہو سکتا۔ قسطنطنیہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں۔

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خودمختاری بلگیریا کا اعلان باشندگان کے دلی منشا کے موافق ہے امید ہے کہ طاقتین اسکو منظور کرلینگی۔ مسٹر فرڈینینڈ اور ان کے وزراء فلیپوپولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے۔

اورینٹل ریلوے کے قائمقام نے گورنمنٹ بلگیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن اگر ہمارے حوالہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روزانہ کا مطالبہ کیا جائیگا۔

سرویہ اور آسٹریا

بلگیریڈ میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ وہ بوسنیا اور ہرزیگوینا کو الحاق کرنا چاہتا ہے اظہار ناراضی کا عام جلسہ منعقد ہوا۔ آسٹریا پر "ہل ہرڈ" نعرے بلند ہوئے اور بہت کچھ جوش ظاہر کیا گیا۔

شرقی بنگال ریلوے پر متصل منپا گدی۔ مسافر ٹرین ٹکرا کر رک گئی۔ سڑک پر عظیم پتھر پڑے تھے۔

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو ابتک آرام نہیں ہے انکی صحت کی ترقی بہت ہی سست ہے۔

تجویز ہے کہ ضلع منٹگمری کو قسمت لاہور سے نکالکر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے۔

ایسے ہی ضلع میانوالی کو قسمت ملتان سے نکالکر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے۔

[illegible]

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

ممیرا مصدقہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وخلیفۃ المسیح۔ قسم اوّل فی تولہ عہ قسم دوم سے ؍ اور سرمہ ممیرا جو خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے سرمہ قسم اوّل عا قسم دوم عہ قسم سوم عہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ موجود ہے (المشتہر احمد نور کابلی از قادیان)

مفصلہ ذیل کتب دفتر اخبار بدر سے خریدو

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب مالک پریس پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے قیمت غلامی ۲؍ عصمت انبیاء ۵؍

در ثمین۔ حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہے۔ مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۷۶ صفحہ قیمت ۸؍ جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی فاضل سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات

ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ا؍

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے سلام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸؍

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسکے لکھنے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی۔ غائیت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

دلچسپ خود غیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا ہے۔ قیمت ۹؍

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتلائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲؍

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۱۴؍

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ؍

کامل احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ؍

لیکچر مہر سنگھ ماسٹر عبد الرحمٰن کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ؍

عیسائی مذہب یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ ؍

لیکچر لاہور حضرت مسیح موعود کا لیکچر جو لاہور میں پہلی دفعہ بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں ہوا تھا۔

سیر پرند پروں سے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے ۸؍ کے ۱۴؍

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعائت

براہین احمدیہ یعنی نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ در ثمین مجلد منگوا ئینگے انکو بجائے ۸؍ کے ۶؍ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے تمام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت اور اعلےٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صہ؍ مجلد اصلی قیمت ۱۲ صہ؍

رعائتی قیمت ۱۴ عا؍ + رعائتی قیمت ۱۲ ا؍

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد و رقص کو ضبط نہیں کرسکتا۔ قیمت ۶؍

فتح الدین۔ یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح بیان بہت عمدہ ہے۔ قیمت رعائتی ۳؍

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائت

رسید زر

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر	نام	رقم
۱۳۲۲	ابو یوسف صاحب	عا
۸۲۳	مولوی فضل صاحب	عا؍
۱۷۲	بابو گلاب خان صاحب	للعہ
۱۵۵۹	مظفر احمد صاحب	عا
۹۶۲	عبد المجید صاحب	عہ؍
۱۶۱۶	عبد الغنی صاحب	۸؍
[illegible]	محمد شریف صاحب	عا؍
۱۰۱۵	[illegible] صاحب	۳ صہ؍
۲۰۲۱	حفیظ اللہ صاحب	عا
۱۸۶۳	محبوب عالم صاحب	عا
۱۷۷۰	محمد علی صاحب	۸؍
۱۴۵۸	احمد نور کابلی صاحب	عسار
[illegible]	غلام حسین صاحب دوم نمبر	عا؍
۱۸۸۹	محمد سراج الدین صاحب	للعہ
[illegible]	عبد الغنی صاحب	للعہ
[illegible]	سردار خان صاحب	عا
۱۲۰	مستری احمد دین	عا؍